بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶،ضلع گورداسپور(پنجاب) انڈیا Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 ر دسمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کے ذکر میں غلاموں کو آزاد کرنے کے کچھ مزید واقعات ہیں۔ آپؓ نے نہدیہ اور ان کی بیٹی کو منہ مانگی قیمت ادا کر کے آزاد کرایا تھا۔ اسی طرح عمر بن خطاب جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے بنو مؤمّل کی ایک لونڈی کو ایذا دے رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اسے بھی آزاد کرایا۔ حضرت ابو بکرؓ کے والد نے ایک بار آپؓ کو یہ مشورہ دیا کہ تم طاقتور مردوں کو آزاد کراؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت تو کریں، اس پر آپؓ نے جواب دیا کہ مَیں تو محض اللہ عزوجل کی رضا چاہتا ہوں۔ علامہ قرطبی و علامہ آلوسی اور بعض دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ سورۃ اللیل کی آیات فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی سے وَلَسَوۡفَ یَرۡضٰی تک یعنی پس وہ جس نے راہ حق میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بہترین نیکی کی تصدیق کی تو ہم اسے ضرور کشادگی عطا کریں گے۔ اور جہاں تک اس کا تعلق ہے جس نے بخل کیا اور بے پرواہی کی اور بہترین نیکی کی تکذیب کی تو ہم اسے ضرور تنگی میں ڈال دیں گے اور اس کا مال جب تباہ ہو جائے گا تو اس کے کسی کام نہ آئے گا یقیناً ہدایت دینا ہم پر بہر حال فرض ہے اور انجام بھی لازماً ہمارے تصرف میں ہے اور آغاز بھی۔ پس میں تمہیں اس آگ سے ڈراتا ہوں جو شعلہ زن ہے اس میں کوئی داخل نہیں ہو گا مگر سخت بدبخت۔ وہ جس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیر لی جبکہ سب سے بڑھ کر متقی اس سے ضرور بچایا جائے گا جو اپنا مال دیتا ہے پاکیزگی چاہتے ہوئے اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے کہ جس کا اس کی طرف سے بدلہ دیا جا رہا ہو۔ یہ محض اپنے ربِ اعلیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے خرچ کرتا ہے اور وہ ضرور راضی ہو جائے گا۔ یہ آیات حضرت ابو بکرؓ کے اسی عمل کی وجہ سے آپؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت خباب بن ارتؓ کے آزاد کیے جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خبابؓ جو کسی دَور میں غلام تھے، ان کی پیٹھ کو ایک شخص نے دیکھا کہ وہ نہایت سخت اور بھینس کی کھال کی طرح کھردری ہے تو وہ حیران رہ گیا۔ دریافت کرنے پر حضرت خبابؓ نے فرمایا کہ اسلام قبول کرنے پر ہمارا مالک ہمیں تپتی دھوپ میں لٹا کر مارتا اور کہتا کہ کہو کہ ہم محمد ﷺ کو نہیں مانتے، ہم اس پر کلمہ شہادت پڑھتے رہتے تو وہ ہمیں اور مارتا اور نہایت سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹتا۔ جو کچھ تم نے دیکھا وہ اسی مار پیٹ اور گھسیٹے جانے کا نتیجہ ہے۔ سالہا سال ان پر ظلم ہوا، آخر حضرت ابو بکرؓ نے اپنی جائیداد کا بہت سا حصّہ فروخت کر کے انہیں آزاد کرایا۔

ایک اَور موقع پر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جو غلام رسول کریم ﷺ پر ایمان لائے ان میں حبشی بھی تھے جیسے بلالؓ، ان میں رومی بھی تھے جیسے صہیبؓ، ان میں عیسائی بھی تھے جیسے جبیرؓ اور صہیبؓ اور مشرکین بھی تھے جیسے بلالؓ اور عمارؓ۔ بلالؓ کو اس کے مالک تپتی ریت پر لٹا کر اوپر یا تو پتھر رکھ دیتے یا نوجوانوں کو سینے پر کودنے کے لیے مقرر کر دیتے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جب ان پر یہ مظالم دیکھے تو قیمت ادا کر کے انہیں آزاد کرایا۔

جب کفار کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو حضور ﷺ نے رجب 5/ نبوی میں مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کا ارشاد فرمایا چنانچہ گیارہ مردوں اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت ابو بکرؓ بھی ہجرت کے ارادے سے نکلے تھے لیکن برک الغماد مقام پر قارہ قبیلے کے سردار ابن دغنہ نے آپؓ کے ارادے کو جان کر پناہ دینے کا عہد کیا اور واپس مکّہ لے آیا۔ مکّے پہنچ کر اس نے قریش کے سرداروں سے کہا کہ ابو بکرؓ ایسے آدمی کو نہ وطن سے نکالا جاتا ہے اور نہ وہ وطن سے نکلتا ہے۔ تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو ایسی خوبیاں بجالاتا ہے جو معدوم ہو چکی ہیں اور وہ صلہ رحمی کرتا ہے، تھکے ہاروں کے بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے۔ قریش نے ابن دغنہ کی پناہ قبول کی لیکن کہا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں ہی کیا کرے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ اپنے گھر میں ہی نماز اور تلاوتِ قرآن کیا کرتے۔ کچھ عرصے بعد آپؓ نے اپنے گھر سے ملحقہ صحن میں عبادت کی جگہ بنالی جہاں مشرک عورتیں اور بچے آپؓ کی پُر سوز عبادت کی کیفیت کو حیرت سے دیکھتے۔ اس پر قریشِ مکہ نے ابنِ دغنہ کو آگاہ کیا اور حضرت ابو بکرؓ نے ابن دغنہ کو فرمایا کہ مَیں آپ کی پناہ واپس کرتا ہوں اور اللہ کی پناہ پر راضی ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے صحن میں جو مسجد بنائی تھی اس کے بارے میں صحیح بخاری کی شرح عمدة القاری میں لکھا ہے کہ یہ مسجد گھر کی دیواروں تک پھیلی ہوئی تھی اور یہ پہلی مسجد تھی جو اسلام میں بنائی گئی۔

حضرت ابو بکرؓ شعبِ ابی طالب میں بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ان مشکل ترین حالات میں بھی حضرت ابو بکرؓ نے رسول کریم ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا تھا۔

حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب غُلِبَتِ الرُّوۡمُ فِيۡۤ اَدۡنَى الۡاَرۡضِ والی آیات نازل ہوئیں تو مشرکین پسند کرتے تھے کہ اہلِ فارس اہلِ روم پر غالب آجائیں کیونکہ وہ بھی بت پرست تھے جبکہ مسلمان پسند کرتے تھے کہ اہلِ روم اہلِ فارس پر غالب آجائیں کیونکہ اہلِ روم بھی اہلِ کتاب تھے۔ رسولِ کریم ﷺ کے یہ فرمانے کے بعد کہ اہلِ روم ضرور غالب آجائیں گے، حضرت ابو بکرؓ نے مشرکین کے ساتھ شرط قائم کرلی۔

صحیح بخاری میں رسولِ کریم ﷺ کی چار ایسی پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ ان پیش گوئیوں میں غلبۂ روم والی پیش گوئی بھی ہے۔ چنانچہ مسروق روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس تھے۔ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جب دیکھا کہ لوگ روگردانی کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اے اللہ جیسا حضرت یوسفؑ کے وقت میں سات سالہ قحط ڈالا تھا ان پر بھی ایسا ہی قحط نازل کر سو ان پر ایسا قحط پڑا جس نے ہر ایک چیز کو فنا کر دیا یہاں تک کہ آخر انہوں نے کھال اور مردار اور بدبودار لاشیں بھی کھائیں اور ان میں سے کوئی جو آسمان کی طرف نظر کرتا تو بھوک کے مارے اسے دھواں ہی نظر آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا۔ ضرور تم انہی باتوں کا اعادہ کرنے والے ہو جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔ پس یہ بڑی گرفت بدر کے دن ہوئی چنانچہ دھوئیں کا عذاب اور سخت گرفت اور لزاما والی پیشگوئی اور روم کی پیشگوئی یہ سب باتیں ہو چکی ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ اور ابو جہل کے درمیان چند سال کی مدت پر شرط لگی تھی، حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ 'بِضۡع' کا لفظ وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں نَو برس یا سات برس کا اطلاق ہوتا ہو پس مدت بڑھالو۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے مدت بڑھالی اور بالآخر اہلِ روم غالب آگئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ 'بِضۡع' کا لفظ مجمل ہے اور اکثر نَو برس تک اطلاق پاتا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب آپؐ مکّے میں مقیم تھے اور ہجرت نہیں ہوئی تھی اس کے بعد مقررہ میعاد کے اندر اندر ہی جنگ نے اچانک پلٹا کھایا اور روم نے فارس کو زیر کرکے تھوڑے عرصے میں ہی اپنا علاقہ واپس چھین لیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ سے بعض کفار نے سَو سَو اونٹوں کی شرط باندھی تھی۔ بظاہر اس پیش گوئی کے پورا ہونے کا امکان دُور سے دُور تر ہوتا چلا جاتا تھا، لیکن فیصلہ کُن جنگ میں رومی سپاہی باوجود تعداد اور سامان میں کم ہونے کے قرآن کریم کی پیش گوئی کے مطابق ایرانیوں پر غالب آئے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو عرب قبائل میں تبلیغ کا حکم دیا تو آپؐ حج کے موقعے پر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ اَوس اور خزرج نیز بعض دیگر قبائل کی مجالس میں تشریف لے گئے اور انہیں تبلیغ کی۔ اسی طرح ایک حج کے موقعے پر آپؐ نے قبیلہ بکر بن وائل کی جانب حضرت ابو بکرؓ کو تبلیغ کے لیے بھجوایا۔ ایک قبیلہ بنی شیبان بن ثعلبہ حضور ﷺ کی دعوت سے متاثر تو بہت ہوا تاہم ان کے سرداروں میں سے ایک مُثنّیٰؓ بن حارثہ نے کسریٰ کے ساتھ اپنے معاہدے کا ذکر کیا جس کے مطابق وہ کوئی نیا کام کرسکتے تھے اور نہ کسی نئے کام کے کرنے والے کو پناہ دے سکتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اگر تھوڑے عرصے میں اللہ تعالیٰ تمہیں کسریٰ کی زمین کا وارث بنادے تو کیا تم اللہ کی تسبیح و تقدیس کروگے؟ یہ سن کروہ آمادہ ہوگئے۔ خدا کی قدرت کہ وہی مُثنّیٰؓ جو کسریٰ سے مرعوب ہوکر اسلام قبول کرنے سے ہچکچارہے تھے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں کسریٰ سے لڑائی کے وقت اسلامی فوج کے سپہ سالار تھے۔

حضرت ابو بکرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے افغانستان اور پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ افغانستان میں احمدی بہت تکلیف سے گزر رہے ہیں۔ بعض گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ عورتیں بچے بڑے پریشان ہیں گھروں میں اپنے۔ جو باہر ہیں مرد جو گرفتار نہیں ہوئے وہ بھی بے گھر ہوئے ہوئے ہیں کیونکہ خطرہ ہے کہ گرفتاریاں نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کو اس مشکل سے نکالے۔

پھر پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں وہاں بھی عمومی طور پر حالات خراب ہی ہوتے ہیں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے جو لوگ احمدیوں کو تکلیفیں دے رہے ہیں۔ اسی طرح مجموعی طور پر بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر کو ختم کرے اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی حقیقت کو پہچان لے۔ آمین

اس کے بعد حضورِ انور نے مکرم الحاج عبد الرحمٰن عینن صاحب سابق سیکرٹری امورِ عامہ اور افسر جلسہ سالانہ گھانا۔ مکرم اذیاب علی محمد الجبالی صاحب آف اردن۔ مکرم دین محمد شاہد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ حال مقیم کینیڈا۔ مکرم میاں رفیق احمد صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ۔ اور مکرمہ قانتہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ، ان مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا. حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ